السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان دنوں جب ہم مشرق ومغرب کے مختلف ممالک میں جاتے ہیں جن کے باشندوں کی غالب اکثریت مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے غیر مسلموں کی ہے وہ ہمیں جہاں بھی ملتے ہیں تو سلام کہتے ہیں توان سلسلہ میں ہم پر کیا واجب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

لاتبدوا الیہود ولا النصاري بالسلام واذا لقیمتوہم فی الطریق فاضطروہم الی اضیقہ (صحیح مسلم ح : ٢١٦٧)

"یہود نصاری کو پہلے سلام نہ کرو اور جب راستہ میں انہیں ملو تو تنگ راستہ کی طرف انہیں مجبور کردو۔" اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ :

اذا سلم علیکم اہل الکتاب فقولوا وعلیکم (صحیح بخاري٦٢٥٨)

"جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو انہیں جواب میں صرف یہ کہو "وعلیکم "اہل کتاب سے مراد اگرچہ یہود ونصاری ہیں لیکن بقیہ کفار کا حکم کا حکم بھی اس مسئلہ میں بھی یہی ہے کیونکہ ان میں اور دیگر کافروں میں فرق کی کوئی دلیل نہیں ہے کافر کو مطلقاً پہلے سلام نہ کہا جائے اور اگر وہ سلام کہے تو واجب ہے کہ جواب میں صرف "وعلیکم "کہا جائے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور اس کے بعد یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ تمہارا کیا حال ہے ؟ بچوں کا کیا حال ہے ؟ جیسا کہ بعض اہل علم مثلا شیخ الاسلام ابن ت تیمیہ رحمة اللہ علیہ نے اس کی اجازت دی ہے خصوصا جب کہ اسلامی مصلحت کا یہ تقاضا بھی ہو مثلا اسے اسلام کی رغبت دینا اسلام سے اسے مانوس کرنا تاکہ وہ دعوت اسلام قبول کرلے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ادعُ إِلى سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ وَجـٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبيلِهِ وَهُوَ أَعلَمُ بِالمُهتَدينَ ١٢٥ ... سورة النحل

"(اے پیغمبر ؑ) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو نیز فرمایا :

وَلا تُجـٰدِلوا أَهلَ الكِتـٰبِ إِلّا بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ إِلَّا الَّذينَ ظَلَموا مِنهُم ٤٦ ... سورة العنكبوت

اور اہل کتاب سے جھگڑا (بحث مباحثہ) نہ کرو مگر ایسے طریق سے کہ نہایت اچھا ہو ہاں جو ان میں سے بے انصافی کریں۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38